کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ

1. زاھد نے حالت مرض میں اپنی طرف سے حج بدل کرنیکی وصیت کی زاھد پر حج فرض بھی تھا اس نے اپنی طرف سے عامر کو وصی بنایا کہ تم میری طرف سے حج بدل کرو تو آیا زاھد کیطرف سے عامر جس کو وصیت کی ہے پر حج بدل کرنا لازم ہے یا وہ اپنی جگہ کسی اور کو بھیج سکتا ہے؟

2. کیا کوئی آدمی حالتِ صحت میں جبکہ اس پر حج فرض ہے کسی دوسرے سے حج بدل کروا سکتا ہے یا نہیں؟

3. صحت کی حالت میں نفل حج یا فرض حج کا حج بدل کروانا برابر ہے یا ان میں کوئی فرق ہے؟

مذکورہ بالا صورتوں کا حل شریعت کی رو سے بتلا کر عند اللہ ماجور ہوں اگر حوالہ بھی تحریر کر دیں تو مہربانی/ مزید نوازش ہوگی۔

والسلام

العارض: محمد فرمان ربانی

درجہ دورۂ حدیث دار عثمان کمرہ ۱۲۱

الجواب حامدًا و مصلیًا

۱۔ اگر مرنے والے نے حج بدل کی وصیت میں کسی خاص شخص کو متعین کر کے کہہ دیا کہ اس کے سوا میرا حج بدل کوئی نہ کرے تو کسی دوسرے سے اس کا حج بدل کرانا جائز نہیں اور اگر معین تو کیا مگر دوسرے شخص کی نفی نہیں کی یعنی صرف اتنا کہا کہ میرا حج بدل فلاں شخص کرے تو ایسی صورت میں بہتر تو یہی ہے کہ اسی شخصِ معین سے حج بدل کروایا جائے البتہ اگر وہ انکار کر دے یا کسی وجہ سے معذور ہو جائے تو دوسرے شخص سے بھی حج بدل کروا سکتے ہیں۔ اس کے انکار اور معذوری کے بغیر بھی اگر وصی نے کسی اور کو بھیج دیا تو بھی حج بدل مرنے والے کی طرف سے ہو جائے گا۔ (ماخوذ از جواہر الفقہ ۵۰۲/۱)

فی غنیۃ الناسک: ۳۲۸

التاسع: تعیین المامور المعین ان عینہ الآمر

بان قال یحج عنی فلان لا غیرہ

(جاری ہے)

فان مات فلان لم یجز حج غیرہ عنہ ولو لم یصرح بالمنع بان لم یقل لا غیرہ فمات فلان احجوا عنہ غیرہ والمراد بتعیینہ منع حج غیرہ عنہ او الحصر بان قال لا یحج عنی الا فلان.

فی الدر المختار: ۲/۶۰۰

وحج المامور بنفسہ وتعیینہ ان عینہ فلو قال یحج عنی فلان لا غیرہ لم یجز حج غیرہ ولو لم یقل لا غیرہ جاز.

فی الشامیۃ: ۲/۶۰۰

تحت قولہ "لم یجز حج غیرہ" ای وان مات فلان المذکور لان الموصی صرح بمنع حج غیرہ عنہ کما افادہ فی اللباب وشرحہ۔

قولہ "ولو لم یقل لا غیرہ جاز" قال فی اللباب وان لم یصرح بالمنع بان قال یحج عنی فلان فمات فلان واحجوا عنہ غیرہ جاز.

۲۔ جس شخص پر حج فرض ہو چکا ہو اور اس نے حج کرنے کا زمانہ بھی پایا ہو تو اس کی طرف سے حجِ بدل کرنے کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ آدمی ہمیشہ کیلئے حج کرنے سے عاجز ہو جائے مثلاً ایسی بیماری لاحق ہو جائے کہ اس سے صحت کی امید نہ ہو مثلاً اپاہج یا نابینا وغیرہ ہو جائے یا بہت بوڑھا ہو جائے، لہذا اگر وہ شخص جو خود حج پر جانے کی قدرت رکھتا ہے دوسرے کو اپنی طرف سے فرض حج بدل کروائے تو یہ حجِ بدل کروانا جائز نہیں اور اگر کروا بھی لیا تو بھی حج فرض اس سے ساقط نہیں ہوگا ہاں حجِ نفل کا ثواب ہو سکتا ہے۔

فی غنیۃ الناسک: ۳۲۰

ولاجزاء النیابۃ فی حجۃ الاسلام ونحوھا کالقضاء والنذر عشرون شرطا

(جاری ہے)

Scanned by CamScanner

الاول: وجوب الحج على المحجوج عنه باليسار والصحة ....

الثاني: عجزه عن الاداء بنفسه بزوال احدهما فلو احج عنه فرضا وهو صحيح وله مال ثم عجز بزوال الصحة واستمر لا يجزئه عن فرضه بل هو تطوع له ....

الثالث: دوام العجز الى الموت.

في التاتارخانية: ٥٢٥/٢

ثم انما يسقط فرض الحج عن الانسان باحجاج غيره اذا كان المحجج وقت الاداء عاجزا عن الاداء بنفسه ودام عجزه الى ان مات اما اذا زال عجزه بعد ذلك فلا يسقط عنه حج الفرض.

في البدائع: ٢/ ٢١٣

واما شرائط جواز النيابة فمنها ان يكون المحجوج عنه عاجزا عن اداء الحج بنفسه وله مال فان كان قادرا على الاداء بنفسه بان كان صحيح البدن وله مال لا يجوز حج غيره عنه

في الهندية: ١/ ٢٥٧

ولجواز النيابة في الحج شرائط (منها) ان يكون المحجوج عنه عاجزا عن الاداء بنفسه وله مال فان كان قادرا على الاداء بنفسه بان كان صحيح البدن وله مال او كان فقيرا صحيح البدن لا يجوز حج غيره عنه

٣ ــــــ نفلی حج بدل کروانے میں ان تمام شرائط کا ہونا ضروری نہیں جن شرائط کا فرض حج بدل میں پایا جانا ضروری ہے لہذا اگر کوئی شخص اپنی صحت کی حالت میں اپنی طرف سے نفلی حج کروائے تو درست ہے۔

في غنية الناسك: ٣٢٦

وهذه الشرائط كلها في الحج الفرض واما في الحج النفل فلا يشترط شئ منها غالبا الا الاسلام والعقل والتمييز.

في الهندية: ١/ ٢٥٧

وانما شرط العجز المذكور للحج الفرض لا للنفل كذا في الكنز ففي الحج النفل تجوز النيابة حالة القدرة لان باب النفل اوسع كذا في السراج الوهاج.

في المبسوط للسرخسي: ٤/ ١٥٢

والحج التطوع جائز عن الصحيح يريد به ان الصحيح البدن اذا احج رجلا بماله على سبيل التطوع عنه فهو جائز لان هذا انفاق المال في طريق الحج ولو فعله بنفسه كان طاعة عظيمة فكذلك اذا صرفه الى غيره ليفعله عنه يكون جائزا

Scanned by CamScanner

وكونه صحيحا لا يمنعه عن اداء التطوع بهذا الطريق .

في التاتارخانية ٢٠/٥٢٥

وان احج رجلا وهو صحيح اجزاه عن التطوع لان فرض الحج يتأدى بالاحجاج حالة العذر . وكل عبادة جاز اداء فرضها بجهة حالة العذر جاز اداء نفلها بتلك الجهة في غير حالة العذر كالصلاة قاعدا او راكبا . والله اعلم بالصواب

فهيم اشرف غفر الله له

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

٢١ / ٣ / ٢٥ ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر الله له

٢١/٣/١٤٢٥ھ

نائب مفتی [illegible] جامعہ دار العلوم [illegible]

الجواب صحیح

اصغر علی ربانی

٢١ ربیع الاول ١٤٢٥ھ

دار الافتاء

فتوی نمبر ۳۰/۲۰۰

مؤرخہ ۲۱/۳/۲۵

[illegible] جامعہ دار العلوم کراچی